Known / Un-Known

صدائے ولائت

علی حسنین رضوی(pakcolumnist@yahoo.de)

قریب آٹھ سال قبل ایک نوجوان اور ایک نامور ادارے کے سربراہ کے درمیان بحث ہورہی تھی کہ جناب اگر آپ نے ترقی کرنی ہے تو اپنے لوگوں پر اعتماد کرنا ہوگا۔اپنے لوگوں پر انحصار کرنا ہوگا۔ بزرگ بضد تھے کہ یہ قوم قابل اعتبار نہیں اور نوجوان کو یقین تھا کہ اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں اور یہی راستہ کامیابی کا ہے۔آج آٹھ سال گزرنے کے بعد بزرگوار کا تو پتہ نہیں لیکن وہی نوجوان یہاں یہ عرض کررہا ہے کہ آپ لاکھ بلٹ ٹرین چلالیں۔لاکھ پُل اور سڑکیں بنالیں۔لاکھ پیلی ٹیکسیاں بانٹ دیں اگر آپ نے اپنے عوام کو علم نہ دیا۔اُن کی کام کرنے کی استعداد نہ بڑھائی۔اُنہیں جدید دُنیا کی ضروریات سے رُوشناس نہ کیا تو یہی عوام عفریت بن جائیں گے۔''اگر رہنے کا سلیقہ ہو تو جھونپڑی بھی جنت اور نہ ہو تو محل بھی جہنم''

حکومت کہے گی کہ ہمارے اتنے وسائل نہیں کہ ہم اٹھارہ کروڑ عوام کو جدید علوم سے آراستہ کرسکیں۔تو کیا آپ کے پاس اتنے وسائل بھی نہیں کہ ملک سے قریب سو لوگوں کو چُن کر اُنہیں اس قابل بناسکیں کہ وہ باقی ملک کی رہنمائی کرسکیں۔آپ کے ملک کا فی زمانہ سب سے بڑا مسئلہ سیکورٹی کا ہے تو چلیں اس کالم میں اسی حوالے سے بات کرلیتے ہیں۔ملکوں کی سیکورٹی کا انحصار انٹیلی جنس پر ہوتا ہے ناکے لگا کر لوگوں کے چہرے پر لائٹ مارنے پر نہیں۔آپ روایتی طریقوں سے کوئٹہ جیسے شہر کو تو محفوظ بنا نہ سکے۔ملک کو بھلا خاک بنائیں گے۔آج اسرائیل میں تو ایک خودکش حملہ نہیں ہوتا۔لیکن مملکت خداداد میں روزانہ کی بنیاد پر حادثے ہورہے ہیں۔اسرائیل اسلئے محفوظ نہیں کہ عربوں کو اس سے محبت ہوگئی ہے۔ بلکہ اس ملک نے اپنی ٹیکنالوجی اپنے سفارتی ذرائع اور دوسرے وسائل کا بہترین استعمال کرکے یہ مقام حاصل کیا ہے۔کیا پاکستان ان تمام وسائل سے محروم ہے کیا یہاں ماؤں نے ذہین دماغوں کو جنم دینا بند کردیا ہے۔کیا ہمارے کچھ نوجوان حکومتی سربراہی میں معلوم اور نامعلوم،دوست اور دشمن،اجنبی اور شناسا کی ٹیکنالوجی پر کام نہیں کرسکتے۔

اس مشکل وقت میں آپ کو کچھ نیا سوچنے والے آئن سٹائن کی ضرورت ہے،آپ ایک چھوٹے شہر کا انتخاب کیجئے۔مثال کے طور پر''واہ شہر'' حکومت یہ عہد کرلے کہ اس شہر کو سو فیصد ہائی ٹیک اور مکمل محفوظ بنانا ہے۔اس شہر میں کوئی چوکی نہیں ہوگی۔کوئی بوسیدہ اور ناکارہ میٹل ڈیٹیکٹر نہیں ہوگا۔اس شہر کے داخلی دروازے پر کسی کا بھی فرسودہ طریقہ کار کے مطابق اندراج نہیں ہوگا۔ یہاں پر آپ اجنبی اور شناسا کی ٹیکنالوجی پر اگلے پانچ سال کام کریں گے۔یہ کام مرحلہ وار کچھ ایسے ہوگا۔

۱)شہر کو بلاکس میں تقسیم کردیں۔

۲)ہر بلاک کی آبادی کا 100 فیصد ڈیٹا نادرا سے حاصل کرلیں اور اسے ایک دفعہ پھر تصدیق کرالیں۔

۳)پہلے مرحلے میں لوگوں کا شہر میں داخلہ اور اخراج نادرا کے سمارٹ کارڈ یا سادے شناختی کارڈ کے بارکوڈ ریڈر کی مدد سے کریں۔

۴)لوگوں کی عمومی مصروفیات کا معلوم ہوگیا تو آپ کو اندازہ ہوجائے گا کتنے لوگ روزانہ شہر سے باہر اور شہر کے اندر آتے ہیں۔

۵)دوسرے مرحلے میں یہی مشق بلاکس کی سطح پر کرلیں۔

۶)اب تمام لوگوں کو قائل کریں تاکہ وہ نئے سمارٹ کارڈ بنوائیں۔

۷)نادرا کی تکنیکی ٹیم سے بات کریں کہ سمارٹ کارڈ کی کیا استعداد ہے کیا وہ RFID انٹینا کا حامل ہے۔کیا RFID سگنل کی طاقت کو ایک خاص علاقے کے اندر بڑھایا جاسکتا ہے۔

۸)لوگوں کو پابند کریں کہ شناختی کارڈ ہر لمحہ اپنے ساتھ رکھیں۔

۹) اس چیز پر کام کریں کہ سمارٹ کارڈ اپنے اندر محفوظ معلومات کے علاوہ کیا کیا معلومات ٹرانسمٹ یا نشر کر سکتا ہے۔
۱۰) ایک ذہین ترین ٹیم ہو جو Human DNA پر مشتمل ڈیٹا بیس پر کام کر رہی ہو۔
۱۱) ایک ٹیم ہو جو Unique Human Heat Signature پر کام کرے اور دیکھے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ مانیٹرنگ روم میں بیٹھا ہوا شخص ہمہ وقت ہر بلاک میں موجود لوگوں کی تعداد، شہر کے رہائشی اور غیر رہائشیوں میں تفریق کر سکے۔
۱۲) ایک انتہائی قابل ٹیم جو Image پروسیسنگ کی ماہر ہو ہر بلاک میں کیمرے لگائے اور ان کیمروں کی مدد سے Human Bodies Structure کو سٹڈی کرے تا کہ کسی بھی غیر معمولی یا منفرد حجم اور وزن کے حامل شخص یا عورت کا بروقت تعین کیا جا سکے۔
۱۳) واہ کے رہائشی اپنے مہمانوں کی اطلاع فون، SMS یا آن لائن کر سکیں۔ تا کہ داخلے کے وقت اُنہیں کوئی دشواری نہ ہو۔

اگر یہ مشق کامیاب ہو گئی تو چند سالوں میں یہ ناممکن ہو جائے گا کہ کوئی اجنبی اور غیر معمولی ڈیل ڈول یا کوئی جیکٹ پہن کر اس شہر میں داخل ہو سکے اور کسی قسم کا کوئی نقصان پہنچا سکے۔ سیکورٹی ادارے صرف غیر معمولی شخص یا عورت ہی سے سوال جواب کریں گے۔ آپ کے پاس ممکنہ طور پر Human DNA کا ڈیٹا وئیر ہاؤس ہوگا۔ اور اگر اللہ کا کرم ہو گیا تو آپ اس قابل ہو چکے ہوں گے کہ غلط جیب میں غلط شناختی کارڈ رکھ کر کوئی بھی آپ کے شہر میں داخل نہ ہو سکے گا۔
اب اُن لوگوں کا کیا کریں جو ٹرک بھر کر بارود لے آتے ہیں یا پانی کے ٹینکر میں مائع بم لا کر غریبوں پر پھوڑ دیتے ہیں۔ تو جناب انسان پر نہیں اُن جانوروں پر تحقیق کریں جن کی سونگھنے کی حس لاجواب ہے اُن سے سیکھیں اور اس علم کو اپنے آلات میں استعمال کیجئے۔ اب یہ واویلہ کرنا خدارا بند کر دیجئے کہ یہود و نصاریٰ آپ کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ کیونکہ اب شائد ان سازش کرنے والوں میں آپ کے اپنے لوگ اور اُن کے ہمدرد بھی شامل ہو چکے ہیں۔ دشمن جتنا جاندار ہو لڑنے کا مزہ بھی اُتنا ہی زیادہ آتا ہے۔ دشمن سے دس قدم پیچھے چلنا چھوڑ کر اُس سے چار قدم آگے چلئے۔
''آنے والا دور آلات اور کمپیوٹر کا نہیں ڈیٹا اور اُس کے استعمال کا ہے۔'' آپ کا دشمن آپ کو پتھر کے دور میں دھکیلنا چاہتا ہے آپ آگے بڑھ کر جنگ کو پہاڑوں، جنگلوں اور وادیوں سے نکال کر ہائی ٹیک بنا دیں۔ علاقائی ڈیٹا سینٹرز بنائیں۔ زندہ رہنا ہے تو لوگوں کو تعلیم دیں آنے والے دور کیلئے تیار کریں۔ آلو، پیاز، ٹماٹر یا چاول بیچ کر آپ اس دُنیا میں ترقی نہیں کر سکتے۔ آگے بڑھیئے Google کے مقابلے میں اپنا سرچ انجن بنالیں (پریشان نہ ہوں کئی ممالک Google کا بہترین متبادل رکھتے ہیں) سوشل میڈیا کو اپنے لئے عذاب مت بننے دیں۔ ذہین لوگ جانتے ہیں کہ اس نئی سوشل میڈیا کی دُنیا آخر کیوں صرف عرب سپرنگ لانے کا باعث ہے اور کیوں جرمن یا فرنچ سپرنگ
میں اس ہتھیار کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ آپ سوچیں تو سہی کہ آخر امریکہ کیوں سمارٹ فونز کی مد میں ایران پر پابندیاں کم کر رہا ہے۔
آپ کے دشمن ہر طرف سے آپ پر حملہ آور ہیں اور آپ ہیں کہ جاگ کر ہی نہیں دے رہے۔ جب سے نئی حکومت آئی ہے بڑے بڑے نامور صحافی حق نمک ادا کرتے نظر آ رہے ہیں۔ مٹی کا حق جیسے سب بھول چکے ہیں۔
ہاں یہ مضمون پڑھنے والے دو قسم کے لوگ ہوں گے۔ ایک وہ جو اسے تمسخر میں یہ کہہ کر اُڑا دیں گے کہ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اور ایک قسم ہو گی اُن لوگوں جو یہ سوچیں گے کہ یہ سب جو بیان کیا گیا ہے کیا، کیسے ہو سکتا ہے۔ کتنا وقت اور سرمایہ درکار ہے۔ اور آؤ اس پر بات کرتے ہیں اگر سمجھ آ گئی تو تجرباتی بنیادوں پر اس کا آغاز کرتے ہیں۔ یاد رکھئے کہ بلٹ ٹرین پر سفر کرنے کیلئے زندہ ہونا بنیادی شرط ہے۔ اس ملک کے عوام کو تحفظ، امن و سلامتی، تعلیم اور روزگار کی ضرورت ہے۔ یہ مل گئیں تو باقی یہ خود بنا لیں گے بھروسہ کیجئے۔